

## 10۔ حق استرداد:

اگر کوئی سیاسی جماعت کا بینہ مشن تجوادیز کو ناپسند کرتی ہے تو وہ انہیں مسترد کر سکتی ہے۔ البتہ عبوری حکومت میں شامل ہونے کا اختیار صرف اُس سیاسی جماعت کو دیا جائے گا جو ان تجوادیز کو مکمل طور پر تسلیم کرے گی۔

## کا بینہ مشن پر سیاسی جماعتوں کا رِ عمل

### کانگریس کا رِ عمل:

ہندو ہلقوں میں اس فلسفی کے باعث کا بینہ مشن منصوبے میں ہندوستان کو تقسیم ہونے سے بچالیا گیا ہے اور منصوبے میں مطالبہ پاکستان کا کہیں ذکر نہیں، زبردست خوشی کا اظہار کیا گیا۔ اس کے بعد مسلم لیگ نے مطالبہ پاکستان سے دستبردار ہوئے بغیر منصوبہ کو تسلیم کر لیا۔ اس سے ہندو ہیجانی کیفیت کا فکار ہو گئے۔ آل اٹھیا کا گریس کمیٹی اور کانگریس کمیٹی میں اختلاف پیدا ہو گیا۔ نیز ہندو پلان کو مسترد کرنے کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

### مسلم لیگ کا رِ عمل:

مسلم لیگ نے اپنی مجلس عاملہ کے اجلاس میں کافی غور و خوض کے بعد مطالبہ پاکستان کے موقف سے دستبردار ہوئے بغیر کا بینہ مشن منصوبے کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دیا۔ کیونکہ آل اٹھیا یونیمن تین گروپوں پر مشتمل ہوتا تھا۔ انہیں ابتدائی دس سال بعد علیحدہ ہونے کا اختیار دیا گیا تھا۔ اس طرح منصوبے میں پاکستان کا تصور موجود تھا۔

### کا بینہ مشن کی ناکامی:

کا بینہ مشن پلان کو کانگریس نے رد کر دیا جبکہ مسلم لیگ نے اسے منظور لیا۔ کا بینہ مشن پلان کی شرائط کے مطابق عبوری حکومت بنانے کی دعوت اس سیاسی جماعت کو دی جائے گی جو اس منصوبے کو مکمل طور پر تسلیم کرے گی۔ لہذا عبوری حکومت بنانے کی دعوت مسلم لیگ کو ملنا چاہیے تھی مگر حکومت نے عبوری حکومت بنانے کی دعوت کانگریس کو دے دی۔ چونکہ خود اگریزی حکومت نے اس منصوبے کی خلاف ورزی کی جس کی وجہ سے یہ مشن ناکام ہو گیا۔

**س 20۔ 3 جون 1947ء کے منصوبے پر نوٹ لکھیں۔**

### جواب: پس منظر:

برطانوی حکمران ہر دور میں کانگریس کی ہرجائز و ناجائز خواہش کی تحریک کے لیے سرگداں رہے۔ مسلمانان ہند کے اتحاد نے اگر یہ ہندو ”اکنڈ بھارت“ کے خواب کو شرمندہ تعبیر نہ ہونے دیا۔ حکومت برطانیہ نے اپنے مقصد کی تحریک کے لیے وقاً فتاً مختلف کوششیں کیں

جونا کام ٹابت ہوئی۔ بالآخر برطانوی وزیر اعظم لارڈ اٹلی نے مارچ 1947ء میں لارڈ ویول کو واپس بلکہ لارڈ ماڈن بیشن کو واسرائے ہندنا کر سمجھ دیا۔ لارڈ ماڈن نے بر صیر کو تقدیر کرنے کی بھروسہ کوشش کی مگر وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔

### برطانوی وزیر اعظم کا اعلان آزادی ہند:

20 فروری 1947ء کو وزیر اعظم برطانیہ لارڈ اٹلی نے ہندوستان کی آزادی کا اعلان کرتے ہوئے کہا:

”اگر یہ 20 جون 1948ء تک ہندوستان کا اقتدار لازمی طور پر مرکزی حکومت یا صوبائی حکومتوں یا

پھر کسی بھی بہتر طریقے سے جو ہندوستانی عوام کے لیے منید ہو گا ان کو پرد کروں گے۔“

### ماڈن بیشن کی ہندوستان آمد اور سیاسی قائدین سے مذاکرات:

لارڈ ماڈن بیشن واسرائے ہند بن کر 22 مارچ 1947ء کو دہلی پہنچا۔ ہندوستان کوچھتی ہی لارڈ ماڈن بیشن نے صوبائی گورنزوں، انتظامی کوںل کے اراکین اور ہندوستانی سیاسی جماعتوں کے علاوہ کاغریں اور مسلم لیگ رہنماؤں کے ساتھ ملاقاتیں کیں۔ قائد اعظم نے بھی تقیم کے علاوہ کوئی بھی منصوبہ ماننے سے انکار کر دیا۔ قائد اعظم کا موقف حقائق اور اصولوں پرمنی تھا۔ وہ پاکستان کے علاوہ کسی اور حل کو قول کرنے پر آمادہ نہ تھے۔ 46-1945ء کے انتخابات، قائد اعظم کے موقف کو صحیح ثابت کر چکے تھے۔

### سات لیڈروں کی کانفرنس:

منصوبہ تقسیم ہند پر فور کے لیے 2 جون 1947ء کو ماڈن بیشن کی رہائش گاہ واسرائے ایگل لاج دہلی میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی۔

کانفرنس میں کاغریں، مسلم لیگ اور سکھ نمائندوں پر مشتمل سات لیڈروں نے شرکت کی جن کے ناموں کی فہرست درج ذیل ہے:

کانفرنس میں شریک تھیں رہنماء: قائد اعظم محمد علی جناح، خان لیاقت علی خان اور سردار عبدالرب نشرت

کانفرنس میں شریک کاغریں رہنماء: پنڈت جواہر لال نہرو، سردار ولیم جہانی پیل اور اچاریہ بے بی کرپلانی

کانفرنس میں شریک سکھ رہنماء: سردار بہد پونگھ

کانفرنس میں شریک مذکورہ بالا ہندوستان رہنماؤں کے سامنے ماڈن بیشن نے تقیم ہند کا منصوبہ پیش کیا جسے رسمی طور پر منظور کر لیا گیا۔

### منصوبہ تقسیم ہند کے اہم نکات

واسرائے ہند لارڈ ماڈن بیشن نے منصوبہ تقسیم ہند کا سرکاری طور پر 3 جون 1947ء کو اعلان کیا۔ برطانوی حکومت ہندوستان کے اقتدار سے 10 اگست 1947ء تک وثیکدار ہو جائے گی۔ ملک کو دو خود مختار آزاد ملکتوں پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کر دیا جائے گا۔

**-1 غیر مسلم اکثریتی صوبے:**

آسام، یوپی، سی پی، مدراسی، بہمنی، بھار اور اڑیسہ مسلم غیر مسلم علاقے جہاں مسلمانوں کی تعداد غیر مسلموں کے مقابلے میں کم تھی۔ ہندوستان میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

**-2 صوبہ بہنچاب و بنگال:**

صوبہ بہنچاب و بنگال کی فرقہ وارانہ بنیادوں پر تقسیم کے مسلم اکثریتی علاقے پاکستان کے اور غیر مسلم اکثریتی علاقے ہندوستان کے پر دکردیے جائیں۔ مذکورہ ہالا صوبوں (بہنچاب اور بنگال) کی تقسیم کے کام کی تحریک کے لیے دو حصہ بندی کمیش مقرر کیے جائیں گے۔ جس کا سربراہ سریل ریڈل کو مقرر کیا گیا۔

**-3 صوبہ سندھ:**

صوبہ سندھ کے مہران آسمی کو حق دیا گیا کہ وہ پاکستان یا ہندوستان میں شامل ہونے کا اعلان کریں۔

**-4 صوبہ سرحد و سہلث (آسام):**

صوبہ سرحد اور آسام کے ضلع سہلث میں استحواب رائے کے ذریعے معلوم کیا جائے گا کہ یہ علاقے پاکستان یا ہندوستان کے پر دکر دیئے جائیں۔

**-5 بلوچستان:**

صوبہ بلوچستان کی پاکستان یا ہندوستان میں شمولیت کی رائے شایع جرگ کے نامدار کان اور میڈیم کمیشنوں کے منتخب ممبران کے مشترک اجلاس میں لی جائے گی۔

**-6 ریاستیں:**

بر صغیر میں 635 ریاستیں تھیں جہاں نواب اور راجہ حکومت کر رہے تھے۔ ہر ریاست کو حق دیا گیا کہ وہ دونوں ممالک میں سے جس سے چاہیں الحاق کر لیں ایسا کرتے وقت ہر ریاست اپنی جغرافیائی حیثیت اور مخصوص حالات کو پیش نظر رکھ کر گی یادہ اپنی آزاد حیثیت کو برقرار رکھ سکتی ہے۔

**-7 مشترک گورنر جزل کا تقریر:**

عموری مدت کے لیے دونوں نئی آزاد خود مختار مملکتوں کا گورنر جزل مشترک ہو گا اور موجودہ گورنر جزل یعنی لارڈ ماؤنٹ بیٹن کا اس حیثیت سے تقریر کر دیا جائے گا۔

## تقسیم ہند کے منصوبے پر ڈیم عمل

تقسیم ہند کے منصوبے پر کاگر لیں اور مسلم لیگ نے اپنے اپنے مؤقف کی روشنی میں درج ذیل ریڈیل کا اظہار کیا:

### کا گھر لیں کارِ عمل:

کا گھر لیں تقسیم ہند کے منصوبے سے پہلے آگاہ تھی اس لیے اس نے منصوبے کی تمام تجویز کو سن و من تسلیم کر لیا۔ نیز اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ لارڈ ماؤنٹ بیشن مشترکہ گورنر کی حیثیت سے اپنے عہدے پر قائم رہیں گے اور اپنے تجربے کی بناء پر ہماری رہنمائی کرتے رہیں گے۔

### مسلم لیگ کارِ عمل:

قائدِ اعظم کو خدمت تھا کہ اگر ماؤنٹ بیشن کو پاکستان کا گورنر جنرل منظور کر لیا گیا تو کا گھر لیں کا دام بھرنے والے پاکستان کو شدید نقصان پہنچائیں گے۔ اس خدمتے کے پیش نظر انہوں نے تقسیم ہند کے منصوبے کی اس شرط کو تسلیم کرنے سے الگا کر دیا کہ: ”دونوں نئی آزاد خود مختار مملکتوں کا گورنر جنرل مشترکہ ہو گا اور لارڈ ماؤنٹ بیشن کا اس حیثیت سے تقرر کر دیا جائے گا۔“

## 3 جون 1947ء کے منصوبے پر عمل درآمد

- 1 غیر مسلم اکثریتی صوبے تو ہندوستان کا حصہ بننے ہی تھے۔ ان کے بارے میں کوئی مسئلہ نہیں تھا اسی لیے تمام غیر مسلم اکثریتی صوبے ہندوستان کا حصہ بنادیے گئے۔
- 2 سلہٹ میں ریفرڈم ہوا۔ عوام کی بہت بڑی اکثریت نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دیا تو ضلع سلہٹ کو مشرقی پاکستان سے بحق کر دیا گیا۔
- 3 سندھ اسیبلی کے ارکان نے بہت بڑی اکثریت کے ساتھ پاکستان میں شرکت کے حق میں ووٹ دیے۔
- 4 بلوچستان میں شاہی جگہ کا اور کوئی میوپلٹ کے ارکان نے پاکستان کے حق میں اپنے ووٹ دیے۔ اس طرح بلوچستان پاکستان کا حصہ ہوا۔
- 5 صوبہ سرحد نے ریفرڈم کے ذریعے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔
- 6 پنجاب اور بہگال کی تقسیم کرنے کا فیصلہ سریٹ کلف کی سربراہی میں قائم کیے گئے ریٹ کلف کمیشن نے کرنا تھا۔ کمیشن نے پنجاب اور بہگال کے کئی اکثریتی علاقوں کے حوالے کر کے پاکستان کو زرخیز اور مسلم اکثریتی علاقوں سے محروم کر دیا۔ اس کے علاوہ پاکستان کے لیے دریائی پانیوں اور کشمیر کا مسئلہ بھی پیدا کر دیا۔
- 7 ریاستوں کے الحاق کے مسئللوں میں بھی پاکستان کے ساتھ سخت نا انسانیاں کی گئیں۔ جموں و کشمیر، حیدر آباد، دکن، جونا گڑھ، مکروہ اور مناوہ اور کی ریاستیں ہندوستان کے حوالے کر دی گئیں۔

### حاصل کلام:

منصوبہ تقسیم ہند صرف تاریخ پاک و ہند میں ہی نہیں بلکہ تاریخِ عالم میں بھی ایک تاریخِ ساز واقع ہے۔ یہ اس لئے کہ اگر یہ دن اور ہندوؤں نے اس منصوبے کے ذریعے مسلمانوں ہند کے خواب ”پاکستان“ کو از خود شرمندہ تعمیر کر دیا۔ لارڈ ماؤنٹ بیشن نے تقسیم ہند کا منصوبہ پیش کر کے پاکستان کے قیام کی بنیاد رکھ دی۔ اس پر دو ماہ اور دس دن بعد 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشہ پر ایک بڑی اسلامی مملکت پاکستان قائم ہوئی۔